

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خُلُقِ عَظِيمِ

— (مُصَنَّفًا) —

قاضی ظہور الحسن ناظم ساکن سیوہارہ ضلع بجنورہ حال مقیم حیدرآباد
مصنف التفتید و مناظر السالک و قرأت المصطفیٰ و محمود اور فردوسی
و کتاب المغازی و تصحیح التاریخ و تحفہ عثمانیہ و غیر و غیرہ و مترجم فقید الطحاوی

مَطْبُوعًا

مُعَیَّنٌ بِکَرَمِ مَوْلَانَا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَعْتَدًا بِضَلَّتْ عَلَى سُبُلِهَا

منظر ہے گزارش احوال واقعی
اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

نقیر نے وقتاً فوقتاً حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند
اخلاقی روایات صحیحہ کو نظم کیا تھا ان میں سے بعض نظموں کو دہلی
لکھنؤ لاہور وغیرہ وغیرہ مقامات کے مشہور اخبارات و رسائل نے
اپنے خاص نمبروں میں بار بار شائع کیا۔ یہ مقبولیت دیکھ کر سب کو
بصورت کتاب شائع کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ جب یہ مختصر مجموعہ
مرتب ہو گیا تو خان غلام نام رکھ کر بغرض ہستیا اب علماء کرام
و شعراء عالی مقام کی خدمت میں پیش کیا۔ الحمد للہ کہ جلد حضرات
الحمینان دلایا کہ روایات صحیحہ اور نظم و نقیض ہے اور عام مسلمانوں
اور بچوں اور عورتوں کے لئے نفع رساں ثابت ہوگی۔ ملاحظہ

فرانے والے حضرات نے میری عزت افزائی کے لئے کچھ بطور
تقریظ و تائید تحریر بھی فرما دیا تھا۔ یہ کام ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ و محرم ۱۳۴۷ھ
میں ہوا لیکن خواستہ خدا نہ تھا کہ جلد زیور طبع سے آراستہ ہو یا اگرچہ
فقر پانچ سال تک مسلسل تالیف و تصنیف میں مشغول رہا۔ اور
کم و بیش بامیس کتابیں مختلف علوم و فنون پر لکھ کر شائع کر لیں
لیکن اس کی اشاعت کا خیال ۱۳۵۲ھ ہجری میں ہوا۔ قارئین
بائیں سے التجا ہے کہ فقیر کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔

حقیر فقیر

ناظم سیوہاروی

جمادی الاول ۱۳۵۲ھ

مطابق ۱۹۳۳ء

استقامت

ہوئے مبعوث رسالت جو رسول مختار اور فرمانے لگے وحدت حق کا اظہار
 عقبہ ابن ربیعہ تھا رئیس مکہ آپ سے آگے یہ کرنے لگا اک دن گفتار
 اے محمد جو تجھے خواہش مال و زر ہو سونے چاندی کا ترے سامنے کر دیا اپنا
 اور اگر خواہش تزیوج ہے تو کہہ صاف بیٹی دینے کے لئے ہر تجھے ہر اک طیار
 اور اگر چاہتا ہے ملک و حکومت ثروت ہم بناتے ہیں تجھے سارے عرب کا سردار
 اور اگر کوئی مرض ہے تو بتا دے ہم کو تیرے درماں کے لئے لائیں طبیعت شیار
 مگر اک شرط ہے توحید کا اعلان کر دین اسلام سے منہ پھیر نہ اپنا ذہن ہمار
 سن کے یہ سورہ سجدہ کا رکعہ اول پڑھ کے عقبہ کو سنانے لگے شاہ ابرار
 اور فرمایا ہے حکم خداوند کریم بس مناسب ہے کہ تو بھی کرے اسکا اقرار
 اور مجھ سے تو خلاف اس کے نہیں ہے ممکن
 ہو کے مایوس وہ مردود پھرا آخر کار

دیکر

کر کے اک جلد شور و آواز کے کہ مستغرق ہو کے سب آئے ابو طالب کے کہا
 دین ابا کا مخالف ہے جیسا تیرا اس کو بھلا دے نہیں اسکا نتیجہ اچھا
 ورنہ سمجھیں گے عرب اس سے ہم ملے تمام جان جائے کہ ہر کچھ نہیں اسکی پروا
 ابو طالب کو ہوا اس سے بہت غم ہوا حضرت سرور عالم سے کہا اسے بیٹا
 آج آئے تھے مے میں سب عیان پیش تجھ سے برہم ہیں بہت سخت ہوا کاغذ
 ملک کا ملک سب ایک طرف ایک باں اور تو بکیر و بے یار ہے بے زور تنہا
 مصلحت اس میں ہر ایک نصیحت دیکھو کرنا تبلیغ مناسب ہے ہی بس باز آ
 گفتگو سن کے یہ فرمایا حبیب حق نے اے مرنی مے مے مے اے میرے چچا
 نہ مجھے خوف کسی کا نہ کسی سے امید ہر خداوند دو عالم پہ بھروسہ میرا
 لائیں کفار چپ راست اگر شمس و قمر و غلط توحید کا چھوڑو نہ یہ مجھ سے ہکا

دیکر

فراس نام کہ تھا حاکم بنی عباس رسول پاک کو پہنچایا اس نے یہ پیغام
 عرب پہ فتح اگر آپ کو ہوا آپ کے بعد مرے سپرد ہو ب ملک و سلطنت کا نظام
 یہ شرط آپ کو منظور ہو اگر حضرت تو بندہ ہو گا مع قوم داخل اسلام

کہا حضور نے ہم شرط کچھ نہیں کرتے کہ اختیار الہی میں ہیں امور تمام

رواداری

آئے دربار رسالت میں جواہل بجزاں عیسوی رکھتے تھے یوں وہ دین الہیوں
وہ فروکش ہوئے اگر حرم طیبہ میں آگیا وقت وہ کرتے تھے عبادت خیر آن
ہوئے طیار عبادت کے ادا کرنے کو ان کو مانع ہوئے اصحاب رسول صل
حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا کرنے دو ان کو عبادت کے اداس کاں

حاکم کو رعایا سے تحفہ لینا جائز نہیں

آئے دربار رسالت میں بن لیبیہ ان سے فرمایا کرو جمع زکوٰۃ اور صدقہ
کر کے تحصیل مدینہ میں جب آئے وہاں مال جو لائے تھے دو حصوں میں تقسیم کیا
ایک حصہ کو بتایا کہ یہ صدقے کا مال دوسرا میرا ہے جو معبد کو ملا ہے وہ
سن کے فرمایا یہ حضرت نے کہ اس سے پہلے کیوں ہاں سے نہ تھے لوگوں نے یہ بھیجا
تحفہ حکام کو لینا نہیں ہرگز جائز یہ بھی اک قسم کی رشوت کی عیاذ بخدا

دین میں جبر نہیں

موافق عہد کے میزب سے خارج ہوئے جب سب یہودی تھے کج ہیں

تو وہ اولاد انصار مدینہ
 کہ جن کا تھا یہودی دین و آئین
 چلے اُن کو بھی لے کر ساتھ اپنے
 ہوئے اصحاب مانع اور غمگین
 ہوا خلاق عالم کی طرف سے
 نزول حکم لا اکراہ فی الدین

محروا امتیاز کی نفرت

سفر میں تھے سالار بیت المحرام
 کیا ایک منزل پہ جا کر قیام
 صحابہ نے تقسیم خدمات کہیں
 ہوا کھانے پینے کا یوں انتظام
 ہوئے کام میں اپنے مصروف سب
 چلے لکڑیاں لینے خیمہ الانام
 صحابہ نے کی عرض محبوب حق
 چارے لئے رہنے دیجئے یہ کام
 نہیں کرتا امتیاز میں آپ کو
 رسول خدا نے کیا یہ کلام

خوشامد کی نفرت

وفد آیا بنی عامر کا جو پیش حضرت
 اُس نے کی عرض کہ اے سید والا آقا
 حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا
 یوں نہ فرمائیے آقا ہے خداوند ملا
 وفد والوں نے کہا پھر کہ صبیحہ اور
 آپ ہم سب کے ہیں ہر طرح سے اعلیٰ
 بولے حضرت کہ کسی حال کسی کام میں بھی
 اہل ایمان کو تعلق نہیں ہرگز زیبا

ساوات کو صدقہ کی اجرت بھی حرام ہے

ابن زبیرؓ تھے ابن عباسؓ رسولؐ بولے حضرت سے ایک دن کہ حضورؐ
عقد کرنے کی مجھ کو حاجت ہے کیا کروں بے زری سے ہوں مجبور
ازرہ بطن آپ اگر کر دیں مجھ کو تحصیل صدقہ پر مامور
اُس کی اجرت سے ہو گا جو حاصل وہ کفایت کرے گا مجھ کو ضرور
سُن کے فرمایا سرورِ دیں نے نہیں کر سکتا میں اسے منظور
فائدہ ابن رسولؐ کو ہے حرام اجرت صدقہ بھی حکم غفور

انصاف کیلئے تاکید

جاں نثار شہ لولاک معاذ ابن جبلؓ جب مقرر ہوئے وہ حاکم امصائین
حضرت سرورِ عالمؐ نے یہ ارشاد کیا تیرا ہر امر میں ہو طرزِ عمل خلقِ جن
بد دعا سے دلِ مظلوم کی ڈرتے نہا متفق سب رہیں آپس میں برپا ہو فتن
طالب حق ہوا اگر تجھ سے کوئی مرد فقیر پڑ نہ جائے کہیں ابرو کا عدالت پر شکن

تحصیلِ علم کی تاکید

طلبِ علم ہے ہر صاحبِ اہلام پر فرض ہے یہ ارشاد حضور شہ لولاکؓ لما

آپ کو قوم کی تعلیم کا مجید تھا خیال
 جنگ میں ہوتے دشمن کے سپاہی چپ
 فتح جب معرکہ بدر ہوا حضرت نے
 مال و زرے کے بہت کر دیے آزاد
 صاحبِ مسلم جو قیدی ہیں ہر اک ان میں
 دوسری یہ ہی روایت کہ یہود شرب
 واسطہ ان کی جو ہر وقت کا تھا حضرت نے
 تیسری یہ ہی روایت کہ رسول نبی
 اک طرف درس و تعلیم کا ہے حلقہ قائم
 آپ نے دیکھ کے فرمایا مسلم ہوں میں
 طرز یہ آپ کا اصحابِ نبی نے ہے لکھا
 قتل کر دیتے تھے دستور عرب کا یہ تھا
 قید میں آئے جو کفار قریش مکہ
 اور جو تادار تھے ٹھہرایا یہ ان سفید
 دس مسلمانوں کو سکھائے وہ لکھنا پڑھا
 ان کی تھی عبری زبان علم ہی تھا انکا
 زید کو ان کی زبان سکھنے کا حکم دیا
 لائے مسجد میں جو تشریف یہ چڑھا دیکھا
 اک طرف ذکر خدا کرتے ہیں اصحابِ خدا
 درس میں بیٹھ گئے حضرت محبوبِ خدا

استقلال و عفو

تاختِ طیبہ کا کیا قصد بنی ثعبہ نے
 یہ خبر پا کے مدینہ سے چلے ختمِ رسل
 دیکھ کر لشکرِ اسلام کو بھاگے کفار
 اُس ہی میدان میں کیا شکر حق آرام
 اور بنا فوج کا افسر بن حارثِ عثور
 چار سو ساتھ میں اصحابِ محمودِ ستور
 کوہ کی چوٹیوں پر جایا کے اُس سب ستور
 سایہ میں ایک شجر کے ہوئے اسودہ حضور

کوہ کی چوٹی سے سوتا ہوا اکیلا دیکھا
 اور بولا کہ محمد یہ تیرا دُعا محض کو
 ہمت و علم و متانت سے بعد عز و وقار
 سن کے اس نام مبارک ہوا خور و خور
 ہوا حیران و سرسبز پریشاں بہت
 بولے محبوب خدا اُس کی اٹھا کر تلواریں
 بولا حسرت و نہیں کوئی بچانے والا
 اور فرمایا کہ ہاں سیکھ ترجمہ مجھ سے
 اُس نے فوراً ہی کہا اشد اللہ العزیز
 دیکھا سردار کو جب حلقہ بگوش اسلام
 ہو کے شمشیر کف سامنے آیا دعوہ
 کون ہے مجھ سے تمہیں آج بچائے جھوٹ
 ہنس کے فرمایا یہ حضرتؑ نے کہ اللہ غفور
 جسم میں لرزہ پڑا آیا حواسوں میں فتور
 ہاتھ سے گر گئی تلوار رہا کچھ نہ شور
 مجھ سے اب کون بچائیگا تجھے اے مغرور
 تیغ کو پھینک دیا سرور عالم نے دور
 اس عنایت سے جو ادا دل میں وہ بید مشکور
 بھر گیا سینہ بے کینہ میں تو حید کا نور
 دعوت حق کو کیا قوم نے یکسر منظور

وفات عہد

خیمہ زن بدر میں تھے حضرت محبوب خدا
 میں جمع اب مکہ سے آتا تھا مدینہ کی طرف
 اور کہا جاتا ہے امداد محمدؐ کے لئے
 میں نے اُن سے یہ کہا راستہ اگر پوچھتے ہو
 مشورہ کر کے کہا سب نے کہ اس شرط پر
 بو حذیفہ جو صحابی تھے انہوں نے یہ کہا
 راہ میں لشکر کفار نے مجھ کو روکا
 یہی مقصد ہے کہ جو آج سفر تو نے کیا
 نہیں اس معرکہ کی کوئی خبر مجھ کو ذرا
 جانے دیں گے تجھے کرم سے مصمم دعدہ

کہ ہر سب سے الگ جنگ میں تونہ شریک
 شرکت جنگ کی ہر دل میں تنامیرے
 سن کے ارشاد یہ فرمایا حبیب حق نے
 کہ مسلمان کو نہیں عہد خلافتی زیبا
 چونکہ مجبور تھا میں اس لئے یہ عہد کیا
 ان کو وعدہ جو تھا وہ جبر تھا دل سے تھا

دیکر

صلح نامہ جو حدیبیہ میں پایا تھا قرار
 کہتے تھے اس میں تو ہر مشا شکست اسلام
 تھا مگر حجت عالم کے یہ پیش نظر
 ایک یہ شرط تھی اس میں کہ مسلمان کوئی
 اہل مکہ کو دیا جائے وہ فوراً واپس
 عہد نامہ ابھی ہونے بھی نہ پایا تھا رقم
 بولا میں خادم اسلام ابو جندل ہو
 آیا ہوں شکر اسلام میں لکیر فریاد
 مچ گیا شکر اسلام میں اک دم کھرام
 بولا حضرت سے یہ اہل وقت سیر کھار
 ابو جندل سے یہ فرمایا حبیب حق نے
 جب سنا اس نے یہ فرمان حبیب داور
 اُس کو تا خوش تھے سب اصحاب حبیب داور
 ہم قوی تر ہیں نہیں چاہئے ہم کو دینا
 کہ زمیں پر تیرے ایک ہی حق کا قطرہ
 آئے مکہ سے اگر نزد حضور والا
 وہ سلوک اس کے کریں ساتھ بھلا خواہ بیا
 آیا اک سامنے زنجیر میں مجرد بندہ
 اس لئے مجھ کو ستاتے ہیں قریش مکہ
 ظالموں سے مجھے اب لیجئے عتبہ بکا
 پہنچی فریاد بکا فرش سے تا عرش علا
 آدمی ہم کو یہ دلو ایسے حسب وعدہ
 عہد شکنی میں کسی طرح نہ رکھو نگار روا
 جانب مکہ روانہ ہوا وہ مرد خدا

ایشیارسحابہ

مکہ میں جب نہ رہی حد جہانے کفار
آپ سے پہلے ہی ہجرت کی خبر کو سکر
داخل طیبہ ہوا جب یہ گروہ یکس
بھائی چارہ کیا انصار و مہاجرین تم
تھا جس انصاری کا جو کوئی مہاجر بنی
جب تکالے گئے طیبہ سے یہ وہاں نصیر
ان کی املاک پتقا بضر ہوئے سالار ام
اہل ہجرت کو یہ ہم دیتے ہیں مال و املاک
بولے انصار کہ یہ ہو نہیں سکتا ہرز
اہل ہجرت نے ملی جب انہیں خیر کی میں
جسکہ بحرین ہوا فتح تو حضرت نے کہا
کہا انصار نے جاگیر یہ جب لینکے ہم

مازم طیبہ ہوئے حضرت شاہ ابرار
پہنچے اصحاب بھی رتھوں کے خوش و گھبرا
منتظر ہوئے مجھوٹ خداے غفار
جس سے مضبوط ہوا ملت بھیا کا حصا
اس کو املاک میں بھی لپٹا کیا حصہ الہ
اورانی چمن دیں میں تکر سے بہار
جمع پھر کر کے یہ ارشاد کیا اے انصا
جو دیا تم نے نہیں ان سودہ لیلو بکیار
اس کے اور اس کے ہیں مالکات ہی اسیا کیا
دیا انصار کو واپس بھی املاک و روار
یہ علاقہ ہر سب ملک گروہ انصار
اہل ہجرت کو ملیں اتنی ہی املاک و خزار

یہ اخوت تھی یہ ہمدردی تھی یہ الفت تھی

یہ مسلمانوں کا اخلاق تھا یہ تھا ایشار

عفو و کرم

شکر کفر نے قلبہ جو احد میں پایا
چند اصحاب تھے میدان غامی میں باقی
ناگہاں حملہ کیا لشکر بداحت کرنے
سنگ اور تیر بہتے تھے مثال باران
دار کرتا تھا جو حضرت پہ کوئی کینہ ور
ابن قتیہ نے اس زور سے پھر مارا
دوسرے سنگ سے عتبہ نے کئی دانت شہید
خون کو پونچھتے جلاتے تھے شہنشاہ رسل
میرے رتبہ کی یہ نگاہ نہیں چال میں

غمت شہر ہو گئی جمعیت فوج اسلام
ان کے حلقہ میں تھے سردار اُمم خیر انام
کہ کسی طرح سے حضرت کا کریں کام تمام
برق کی طرح چمکتے تھے سنان و صمصام
اپنے اوپر اسے لیتے تھے اصحاب کرام
خود کا حلقہ گھسا چہرہ انور میں تمام
چو زرخنوں کی ہوا آپ کا ساما اندام
اور لب پاکت اس وقت یہ جاری تھا کلام
دے ہدایت مری اس قوم کو رب علام

دیگر

حضرت حمزہ جو نئے عزم رسول اکرم
جب ہوا معرکہ جنگ احد حشی نے
گوش و بینی کو کیا قطع تن بجاں سے
پہنچے موقع پہ خیر پاپ کے صبیحہ داود

جن کی ہیبت کی ہر لڑائی تھی ہر بزدل
دھوکے کی ان کو کیا قتل بصد جو رستم
چیر کر پیٹ نکالا جگر نیک شرم
لاش خاندی کو ہوا دیکھ کے اندوہ و الم

جوش میں آگے یہ فرمایا کہ انشاء اللہ
 ہوئی اس قدر سے بس غریت حق کو کت
 جو انہوں نے کیا اس کو نہ زیادہ کرنا
 ایک کے بدلے میں ستر کو کر نیکیوں ہم
 لائے چہرے یہ پیغام الہ العالم
 اور اگر صبر کیا تم نے تو خوش ہو گئے ہم

دیکھ

یدر میں معرکہ آرا جو ہوا لشکر کفر
 فوج کو حکم دیا چشموں پر قبضہ کر لو
 غازیوں کو وہ مصیبت پڑی بے آبی سے
 فضل انبوی ہوئی فتح نصیب سلام
 قتل میدان میں ہوئے مبتدو جہل و لہو
 حضرت سو عالم نے یہ ارشاد کیا
 ہوئی اس طرح سکونستان نبی کی قہر
 خود پیادہ چلے ان کو کیا اونٹوں شمار
 دشمنوں کو بھی یہ برتاؤ تھا اللہ اللہ
 قبتہ ابن ربیعہ تھا ایسے شکر
 پانی پینے بھی نہ پائے چشم منہ پر
 پانی ہو جاتا ہے سننے سے جسے قاب شہر
 متنق ہو کے بیاں کہتے ہیں باب سیر
 بھاگنے والے جو تھے پڑے گروہ اکثر
 قیدیوں کو کوئی پہچانے نہ تکلیف ضرر
 جملہ اصحاب ہدیٰ نیک شیم نیک سیر
 ان کو کھانا دیا خود خاقان کی رات سیر
 تھا یہ لطف و کرم و خلق حبیب اور

یہ نہیں صرف مسلمان مورخ کا بیان
 بلکہ لکھتا ہے اسی طرح سے ولیم میور

دیگر

ہو کے منصور و منطفہ جو عبستہ و اکرام
حکم فرمایا صحابہ کو کہ ہر گز کوئی
نارہے کفر کا اور شرک کا باقی نہ رہا
اُسے باہر جو حرم سے تو یہ دیکھا منظر
وہی اربابِ وطن جان کے خواہم ان جتھے
پتھر اور تیر جو برساتے تھے مثل باران
کہتے تھے ساحر و معجون و طبل و شاعر
ورہ کوہ میں محصور رکھا برسوں تک
گھر سے بے گھر کیا اور غیر وطن میں دام
و خنجر و عم کو کیا قتل بصد جو روستہ
دیکھ کر ان کو یہ فرمایا مصیب حق ہے
بولے اے نیک برادر تھے بس میں ہر گز
ہنس کے ارشاد یہ فرمایا کیا ہم نے معاف
کیا کہوں آپ نے کس کس کی خطائیں
ابن اسود وہ ہوں جن کے مظالم شہید

داخل مکہ ہوئے ختمِ رسل خیر امام
نہ کرے قتل نہ پہنچائے کسی کو آلام
پہلے تو بیت الہی سے نکالے اصنام
کہ جھکائے ہوئے گردن میں کھڑے ظلام
ایک ایک بات پر دیکھو ہزاروں شام
ڈالتے راہ میں غار و خس و خاشاک تمام
کبھی آسیب کی علت کا لگاتے الزام
نہ کوئی داد و ستد کرتا نہ کرتا تھا کلام
ریخ پہنچائے نہ کرنے دیا اک دم آرام
ندباں خوں کی بہائیں کسا زخمی اندام
مجھ سے کیا آپ کو امیدِ آلِ امام
آج کے روز میں ہم پر تھے نافذ احکام
بہاؤ کے نہیں کچھ آپ کے اور الزام
وحشی وہ جن نے کہ حمزہؑ کا کیا کام تمام
زینب نیک شیم نبتِ رسولِ علام

ابن سرج بھی تھے اور زبونیایاں بھی
حکمران سرافواج قریش مکہ
دیکھ کر یہ کرم و لطف حبیب داور
جن کا مشہور جہاں ہند جگر خوار تھا نام
باپ تھا جن کا ابو جہل سپہدار لیام
صدق دل سیوے سب حلقہ بگوش سلام

محرم کی رعایت کا امتناع

اک قریشیہ مسلمان نے کیا کچھ سرقہ
مشورہ بعض صحابہ نے کیا یوں باہم
اور حضرت بھی اسی قوم کے ہیں دغیر
مشفق ہو کے کہا زید سو سب نے اکبار
پاکے موقع جو کیا زید نے عرض مطلب
اور فرمایا کہ تم لوگ نہیں ہو آگاہ
تھا غریبوں پہ فقط ان کی سیاکا مل
ایک محرم کی رعایت کو دل شستہ کئے

وہ قصبہ جو ہوا پیش حضور والا
ساری قوموں کی معزز ہیں قریش مکہ
اس قریشیہ کو دینا ہے سنا تازیبا
تم سفارش کرو حضرت کو کریں غوثِ خطا
سنئے ہی آگیا سالارِ اُمم کو غصہ
کس لئے ہو گیا گمراہ گردہ عیسے
اور رمیوں کو نہ دیتے تھے گناہوں سپر
مجھ تو ہونہیں سکتا یہ عیاذاً بند ا

حلم و عطا

ایک دن راہ میں جاتے تھے حبیب داور
آپ نے مڑ کے جو دیکھا تو کہا یوں اس نے
آپ کی زور سے اک شخص نے کھینچی چاپہ
اے محمد مجھے دلو ایسے کچھ مال و زر

آپ منہ سے اور دیا اس کو بیت مال متاع کہ ہے سائل کے لئے حکم خدا لا تہتر

دشمنوں پر رحم

وہ جو مشہور پیام ہے غربت کا خط
عہدِ حضرت میں شامہ تھا دہاں کا دلی
دیکھا جب اُس نے دلیری سی یہ مکہ والے
تاہروں کو یہ دیا حکم کہ ہرگز کوئی
اس کی تعمیل سے مکہ میں پڑا قحطِ عظیم
جب بہت تنگ ہر اکسیر و مجبور ہوئے
چھوڑ کر شرم و حیا غیرت و خودداری کو
بھوک سے مرنے لگے آپ کے اربابِ وطن
جب یہ پیغام سنا ہو گئے بتیاب حضورؐ
غلہ مکہ کو بہت جلد روانہ کر دو
دشمنوں کی بھی یہ برتاؤ تھا اللہ اللہ

مکہ میں آتا تھا بکنے کو وہاں سے غلہ
فضلِ اتید سے جو وہ داخلِ اسلام ہوا
اہلِ اسلام یہ کرتے ہیں بہت جو رجحان
بیچنے کے لڑ مکہ میں نہ بھیجے غلہ
یہ ہوا حال کہ ہونے لگا گھر گھر قحط
نظر آیا نہ سوا اس کے انہیں کچھ چارہ
حضرت سرورِ عالم کو یہ کہلا بھیجا
رحم فرمائیے اب حضرت محبوبِ خدا
اور شامہ کو اسی وقت یہ فرمان لکھا
اس میں تاخیر و تاہل نہیں ہرگز زیبا
ایسا اخلاق نکو کوئی دکھائے تو ذرا

حکم و انصاف

اک یہودی کے تھے مقروض حبیب اور قبل از وعدہ کیا اُس نے تقاضا کر

باتیں کرنے لگا سختی سے خلاف یہ بڑ
 ڈانٹ کر بولے خبردار کیسے خاموش
 حضرت سرور عالم نے یہ ارشاد کیا
 حق ہے اس کا جو یہ کہتا ہے بجا کہتا ہے
 مجھ سے کہتے کہ ادا کیجئے اس کا حق
 اُس کی دلدادہی کو کچھ اور زیادہ کر کے
 ہوا محبوب بہت دل میں بیج دی اپنے
 اُس نے فوراً ہی کہا اشد اللہ

اگیا حضرت فاروقؓ کو غصہ اس نے
 کرادب ورنہ اڑا دوں گا ابھی تیرا سر
 تم کو یہ طرز کسی طرح نہ زیبا تھا عمرؓ
 اس طرح بولتے تھا بولتا ہی تم کو اگر
 اس سے یوں کہتے کہ تہذیب رکھ میں نظر
 دیدیا آپ نے فی الفور ہی اس کا سب
 دیکھ کر یہ کرم و خلق رسول اکبرؐ
 فوراً میاں سے منور ہوا سینہ یکسر

انتقام و نفرت

ایک دن کو وہ صفا پر غصے رسول ملام
 پھینک کر اُس نے سراپا پہ پتھر مارا
 آپ نے کچھ نہ کہا گھر کو پھر آئے لیکن
 حمزہ نے جا کے ابو جہل کا سر بھیاڑ دیا
 لے لیا بدلہ ترا ہم نے نہ کر دیں ملال
 بدلے سے شہر خوش ہوئی میں آکر بے حیا
 آپ اگر دین میں اصل ہوں تو خوش ہو مڑوں

آیا ابو جہل سنگار پہدار لیام
 خوں میں تر ہو گیا سالارِ امم کا اندام
 حمزہ سے کہہ دیا اک شخص نے قصہ یہ تمام
 اور اکر یہ کہا آپ سے جانِ اعام
 بولے یہ سن کے شہنشاہِ سل خیر انام
 کہ میں میں جنت حق میں غفارِ سلام
 مجھ کو خوش کن نہیں سکتے ہیں عدو کے آلام

دیکھا جب یہ کرم جتلی صبیب داور صدق دل سے ہوئے وہ حلقہ بگوش اسلام

رسول کریم کی آخری وصیت

جب ہوئے عازم فردوس رسول مختار آپ کے چاروں جمع تھے اصحاب کبار
 کھول کر آئندہ یہ فرمائی وصیت سب کو کہ نمازوں سے رہو اپنی ہمیشہ ہشیار
 اور غلاموں پہ کوئی ظلم نہ کرنے پائے اثر شرک سے ہوں پاک عرب کے امصار
 اس وصیت پہ مسلمانوں کا ہر اب عیسیٰ ایک اُن میں سے نمازی ہو تو تارک ہنزار
 اور غلاموں پہ ترجم کا تو اب ذکر ہی کیا آج یہ آپ ہی ہیں دام غلامی کے شکار
 ہائے بھی نہیں احساس کیا دنیائے جواب حشر کے روز جو پوچھے گا خدائے قہار

تھار لٹ

جنابِ نواب ضیاء جنگ بہا در ضیاء

ایک عرصہ سے میرا خیال تھا کہ کوئی نظم اخلاقی اثر رکھنے والی
 حیدر آباد کے اطفال و مستورات کے لئے ہونی چاہئے جس سے وہ سیرت
 حسہ کی جانب مائل ہوں اس نظم کے دیکھنے سے دل بحد خوش ہو گیا

اس کے مختصر ہونے پر بھی بسیط و وسیع فائدے کی امید ہے۔

جناب شیخ الحدیث لا اماناظر احسن صاحب گیلانی فیہ برعنا عثمانیہ

دانشمند وہ ہے جو ہر چیز کا صحیح استعمال پیدا کرے مولوی ظہور الحسن صاحب سیوہاروی ان ہی لوگوں میں ہیں اپنے شعر کا یہ اچھا استعمال انہوں نے پیدا کیا ہے کہ سیرت طیبہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے موثر واقعات کو اس کتاب میں تنظم کیا ہے۔ ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حتیٰ کو سیرت کے صحیح واقعات کو اصلی خط و خال کے ساتھ نظم کیا ہے افریقہ مبالغہ و غلو سے پاک رکھنے کے بعد نظم کی یہ کامیابی قابل تبریک ہے۔

جناب مولانا الحاج خواجہ شمس الدین صاحب ایڈوکیٹ

خوش نصیب اس طبع موزوں کے جس نے حضور نبی کریم صلیم کے انفاس مبارک کو تنظم کیا ہو۔ یہ دولت مولانا قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی کے ہتھ میں تھی۔ یوں تو قاضی صاحب کے کلام کے سب مداح ہیں مگر اب تو صحیح احادیث کی نظم سے یہ کلام لا کلام بے مثل اور لا جواب ہو گیا ہر صغیر و کبیر کے حق میں یکساں مفید ہے خدا کرے مصنف کو اس کے اجر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفا

حق نصیب ہو۔

جناب جسٹس واکٹر ناظر یار جنگ پور ایل۔ ڈی پیرسٹرایٹ لا

خلق عظیم مصنفہ مولوی ظہور الحسن صاحب سیوہاروی کے دیکھنے
کی مجھ کو عزت حاصل ہوئی مستند روایات تاریخی متعلق سیرت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشائخ منتظم ترتیب دیکر مولانا موصوف
نے ایک مفید کام انجام دیا ہے طلباء مدارس و عامۃ المسلمین کے
لئے یہ مجموعہ بہت مفید ثابت ہوگا۔

قطعات نایم

جلیل القدر جناب نواب فصاحت جنگ پور جلیل
جانشین حضرت امیر منانی مرحوم

نظم کی ہیں رسول کی باتیں کیوں نہ امت دعا دے ناظم کو
کیا عجب حشر میں یہ کار ثواب حق سے جنت دلا دے ناظم کو
دل میں ناظم کے جو تمنا ہو اس سے بڑھ کر خدا دے ناظم کو
سال ترتیب کر جلیل رقم یارب اس کی جزا دے ناظم کو

۶۴۶ ہجری ۱۳

جناب نواب عزیز مار حباب و عزیز جانشین جناب داغ دہلوی

غور سے دیکھیں اس کو اہل نظر قوت روح کا ہے یہ نسخہ
قابل داد اس کا ایک ایک حرف قابل صاوا اس کا ہر نقطہ
دل کو تھی فکر سال طبع عزیز ہاتھ غیب نے دیا مژدہ
حرف اول ہر ایک مصرع سے لیجئے تاکہ حل ہو یہ عقدہ

غ ق ق ق و د ہ ح ل ۱۳۴۰

جناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ترمذی مکمل ہائیکورٹ

یہ رسالہ ہے کہ شمع رہ فضل وہا سب گل ہے کہ ہے معدن لعل و گوہر
ترمذی کو سن ہجری کے لئے آئی نہا ہے یہ آئینہ اخلاق رسول اکبر

۱۳۴۰ م ۱۳

تاریخ طبع

جناب مولانا عبد البصیر صاحب آزاد عتیقی سید ہاروی مصنف مختصر سیر النبی وغیرہ
مفید و نافع اہل جہان جو خلق عظیم بطبع آمدہ از فضل و اور خلاق
ز بہر سال اشاعت چون فکر کرد آزاد سرش غیب مذاد او۔ آخر اخلاق
۱۹۳۳ء

فہرست بعض تصانیف

مُصَنَّف

مصنف کتاب ہذا

- ۱۔ اظہار النعمہ ۲۔ امام طحاوی کے عربی رسالہ عقیدۃ الطحاوی کا ترجمہ
 ۲۔ اردو کہانیاں ۲۔ یہ کہانیاں نظم و نثر خالص اردو میں لکھی گئی ہیں
 جس میں کوئی لفظ عربی، فارسی کا نہیں آیا۔ ملک کے
 مشہور انشا پردازوں اور اخبارات نے اس پر ریویو کر کے
 ۱۲۔ غازیان ہند ۱۲۔ سات مسلمان سلاطین جن میں (اوزنگ زیب
 محمود غزنوی، شیو شہید بھی شامل ہیں) پر جو غیر مسلم
 مورخین نے الزامات لگائے ہیں ان کی مکمل
 تردید ہے اور جزیرہ غلامی لوٹ اہتمام معابد جبر
 و غیور متعمدانہ مضامین ہیں۔
 ۸۔ غازیان ہند کا خلاصہ کالج و اسکول کے طلباء کے لئے
 تصحیح الیاس

معجزات اسلام ۸

میزان التحقیق ۶

کتاب المغازی ۸

حیات النبی ۴

تاریخ الفت ۱۰

پروفیروں نے پسند کیا ہے۔

دنیا کے تمام قابل لحاظ مذاہب پر اسلام
کی فوقیت ثابت کی گئی ہے نہایت
مقبول کتاب ہے۔

بعض اسلامی مسائل کی فلاسفی قرآنِ غیرہ
کا ثبوت پردہ کی تباہی عربی زبان ام المائے
ہے۔ اس قسم کے متفرق و مفید مضامین کا
مجموعہ ہے۔ علماء کرام نے پسند کیا ہے۔

عہدِ رسول کریم کی تمام مہات کو ایک جگہ
جمع کیا گیا ہے۔ علماء کرام نے تسلیم کیا
ہے۔ یہ کتاب اپنے طرز کی پہلی کتاب ہے

رسول کریم کی مختصر سوانح عمری
کم خواندہ لوگوں اور بچوں اور
عورتوں کے لئے نہایت ہی
منفید ہے۔

یہ کتاب اردو زبان میں پہلی
کتاب ہے۔ علمائے اس کی خوبی کی

داودی ہے۔ عام و خاص سب
کے لئے یکساں مفید ہے۔

ملنے کا پتہ

قاضی ظہور احسن

بمکان مولوی فیض الدین صاحب ایڈوکیٹ محلہ عالیہ

حیدر آباد دکن

مطبع

— (میں) —

طباعت و کتابت کا انتظام آ

کیا جاتا ہے اور وعدہ کی پابندی

ہے علاوہ اس کے وکلاء صاحبین دفاتر کے لیے مطبوعہ

فارس تیار ملتے ہیں اصنلاع پر آرڈر آنے کے

بعد قریبہ وی۔ پی۔ سیلانی کیجاتی ہے۔ تقاریر

وغیرہ کے لیے فیانسی کارڈ دستیاب ہو سکتے

ہیں